رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۲ | مورخہ ۸- اپریل سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفہ ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک حضور نے ایک صاحب کے پانچ سوالات کا جواب چالیس کالم لکھا ہے ارادہ ہے کہ بلد الفضل میں شائع کر دیا جائے +

۲- اہلبیت کے درخشندہ ممبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت ام المومنین ۶- اپریل عصر کے وقت واپس قادیان تشریف لے آئے +

۳- میاں عبدالحی صاحب اور انکی والدہ دو ایک روز کے لئے لاہور اترے +

۴- اسی نام تو مبائعین (غیر احمدی سے احمدی بننے والے) کے مجھے ڈاک خلیفہ ثانی تین چار دن کے لکھ کر دیئے تھے۔ افسوس وہ کاغذ الفضل کے مضامین کی ترتیب دینے والے سے پس وپیش ہو گیا۔ مل گیا تو چھاپ دینگے ورنہ انا للہ۔ چونکہ اخبار احمدیہ میں بعض دوستوں کا وعدہ تھا اس لئے اطلاعاً عرض ہے +

اخبار احمدیہ

ملک عطاء اللہ احمدی کلارک میول کور انڈین اکسپڈیشنری فورس- دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں +

۲- ایک دوست نے لکھا کہ علماء نے فتویٰ دیا ہے جو طاعون میں گاؤں سے باہر نکلے وہ کافر ہے جنازہ نہیں پڑھا جائیگا فرمایا یہ علماء کی غلطی ہے۔ آپ لوگ کسی کے فتویٰ کی پرواہ نہ کریں اور باہر ڈیرہ لگائیں +

۳- سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت اقدس کے نہایت مخلص اور پرانے مرید ہیں لکھتے ہیں۔ اب میرے لئے دوسرا زمانہ حضرت اقدس کا آگیا۔ اور یہ بشارت اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے اس عاجز ہی کو بخشی تھی غالباً سنہ ۱۸۹۶ء یا سنہ ۹۷ء تھا اور سب سے پہلے میرا ہی ہاتھ حضور والا (خلیفہ ثانی) کے ہاتھ میں دیا گیا تھا۔ (شاہ صاحب اپنا رؤیا بتفصیل بھجوا دیں تاکہ لوگوں کے ازدیاد ایمان کا موجب ہو) +

(۴) شیخ عبدالرحمن صاحب کی خیریت کا خط ۵- اپریل کو وصول ہوا لکھتے ہیں۔ میں اپنی تعلیم میں ہمہ تن مشغول ہوں۔ اور آجکل زیادہ زور عربی لکھنے پڑھنے پر رہا ہوں کیونکہ یہ بہت ہی اہم امر ہے +

۵- مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں تبلیغ کا کام بدستور ہو رہا ہے حافظ صاحب کی طبیعت اب اچھی ہے (پہلے بہت بیمار ہو گئے تھے)

۶- مستری الہ بخش صاحب کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ کہتے ہیں جب میں نے اضطرار سے دعا کی تو حضور کی برکت سے فوراً بخار اتر گیا +

۷- برادر کریم اللہ احمدی موضع جادہ (جہلم) سے لکھتے ہیں کہ مینے سنہ ۸ء میں شب جمعہ ایک خواب دیکھا تھا کہ آسمان پر ایک چاند مغرب کیطرف اور دوسرا بطرف قادیان منور ہے۔ اسوقت مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ مگر سنہ ۹۴ء میں جا کر معلوم ہوا کہ خدا کا نبی قادیان میں مبعوث ہو چکا ہے فوراً بیعت کر لی۔ اب حضور کی بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اور ایک مبشر خواب دیکھا +

جنازہ غائب۔ احباب [illegible] +

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

جماعت احمدیہ فیروزپور

منشی فرزند علی صاحب لکھتے ہیں:

گذشتہ سالانہ جلسہ کے بعد یہاں کی جماعت کے اخلاص میں حضرت خلیفہ ثانی کی دعاؤں کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی ہوئی ہے۔ مسجد کی حاضری بہت باقاعدہ ہو گئی ہے۔ بالخصوص ہمارے معزز دوستوں میں اس معاملہ میں بڑی نمایاں اصلاح ہوئی ہے۔ ہمارے یہاں قرآن شریف کا درس ۱۹۱۵ء سے شروع ہے۔ چونکہ اکثر احباب ملازم ہیں اور فجر کو کافی وقت نہیں ملتا۔ اس لئے بالعموم درس کا وقت مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتا ہے گرمیوں میں یہ درس مسجد کے صحن میں ہوتا ہے۔ اور سردیوں میں احمدیہ لائبریری میں ہوتا ہے۔ جو ایک چوراستے پر واقعہ ہے۔ اور کبھی کبھی غیر احمدی دوست بھی سامعین میں شامل ہوتے ہیں۔ آجکل دیکھا دیکھی غیر احمدیوں میں بھی درس قرآن کے قائم کرنے کی تحریک ہے۔ چند روز ہوئے۔ ایک مسجد میں ان کا درس شروع کیا گیا۔ مگر چونکہ پڑھانے والے مولوی صاحب اہل حدیث میں سے ہیں اور مسجد حنفیوں کی ہے اس لئے چند روز میں ہی فساد کھڑا ہو گیا۔

ماہ جنوری گذشتہ سے حضرت امام کی عنایت سے مولوی عبد القادر صاحب یہاں کی جماعت کے لئے بطور معلم دینیات کے متعین ہیں۔ قرآن شریف کا درس تو میں دیتا ہوں۔ مولوی صاحب حسب ضرورت حدیث اور صرف پڑھاتے ہیں۔ جس سے انشاءاللہ بہت فائدہ ہوگا۔ یہ بھی خلافت ثانیہ کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت ہے۔ جس کے لئے ہم کافی شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔

یہاں کے احباب میں سے بابو محمد حنیف صاحب کپتان پولیس کے دفتر کے کلارک ہیں انکے دل میں باوجود حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لینے کے بعض شبہات رہتے تھے جو الحمد للہ حضور کی تصنیف القول الفصل پڑھنے سے کلی طور پر رفع ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک عریضہ (اخیر فروری میں) حضرت کی خدمت میں لکھا جس میں مندرجہ ذیل فقرات واقعہ ہیں "واللہ میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے اس کو (القول الفصل کو) اول سے لیکر آخر تک پڑھا اور اس میں ہر وہم متعلق سلسلہ کا علاج پایا۔ اور اس وقت میرا یقین کامل ہو گیا تھا۔ کہ انشاءاللہ العزیز اب سلسلہ ایک ہو جائے گا اور تفرقہ دور ہو جائے گا مگر ہر ایک کام کے لئے وقت ہوتا ہے۔ مشیت ایزدی یہی ہے کہ ان معاملات کے طے ہونے میں ابھی کچھ دیر ہو" آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس میں حکمت الٰہی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یوں تو لوگ حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو پڑھتے نہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے ہی انکی اس طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے یعنے فریقین کی تحریروں کو پڑھتے ہیں تو اسی طرح سے بہت سے لوگ ہدایت پا سکتے ہیں۔

ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض غیر احمدی دوست جو سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ہم نے ان سے ابھی سے چندہ لینا شروع کر دیا ہوا ہے تاکہ بیعت کرنے میں کہیں یہ امر روک نہ ہو کہ اب روپیہ کا خرچ بھی ساتھ ہی پڑیگا۔ ابھی سے چندہ دیتے دیتے عادت پڑ جائے گی۔ اور کمال اطمینان ہو جانے پر انشاءاللہ بیعت کی درخواست کرینگے۔ والسلام

فیروزپور کی جماعت سب نمازوں میں بالالتزام حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور ترقیات مدارج کے لئے دعائیں کرتی ہے۔

تازہ خبریں

جرمن ناکامی۔ شملہ ۳ اپریل۔ چھ ہفتوں کی آب دوزی ناکہ بندی میں جرمن صرف ۲۰ جہاز غرق کر سکے ہیں حالانکہ اس عرصہ میں برطانوی بنادر کے وارد و صادر جہازات کی تعداد ۸۹۶۰ رہی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ہفتہ مختتمہ ۲۰ مارچ میں تیرہ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی۔ سال ماقبل کے اس ہفتہ میں ۱۶ لاکھ ۹ ہزار ۸۹۷ روپیہ ہوئی تھی۔

آسٹریا میں حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ وائنا میں لوگ ہنگامے کر رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ جنگ فوج اور جرنیلوں کو لعنت بھیجو۔ ہمیں روٹی دو۔

افغانستان کے نئے سفیر کرنل عبد العزیز خان محمد زئی شملہ پہنچ گئے ہیں وہ امیر صاحب کا ایک مخلصانہ خط اور چند قیمتی تحائف حضور والا کے لئے لائے ہیں۔

ڈارڈنلز کے معرکہ کے متعلق سرکاری تار مورخہ ۴ اپریل مظہر ہے کہ بہت ہی خراب موسم اور دیگر اسباب کی بدولت ترکوں اور جرمنوں کو ڈارڈنلز کے مقام سامیرا کی پوزیشنوں کو بہت کچھ مستحکم کرنے کا موقعہ مل گیا۔ ان کے پاس توپخانہ کی خاصی مقدار ہے۔ ابھی شدید لڑائی کی جس میں بھاری نقصان کا احتمال ہے توقع رکھنی چاہیئے مگر جو لوگ تازہ معرکوں کو دیکھ چکے ہیں۔ ان کو پختہ یقین ہے کہ ہم اس مشکل مہم کو سر کر سکیں گے۔

(بقیہ از صفحہ ۳)

اس خبر کی اشاعت نے ملک کے بہی خواہوں کو قدرے پریشان کر دیا ہے۔ کیونکہ اندرونی و خارجہ حالات اجازت نہیں دیتے کہ اس نازک وقت میں لارڈ ہارڈنگ کا سا نیک دل ہندوستان اور ہندوستانیوں سے محبت کرنے والا وائسرائے دہلی سے روانہ ہو جائے۔ لارڈ ہارڈنگ کی شخصیت کا ہندوستان کے ہر ایک بہی خواہ پر بلا تفریق مذہب وملت اثر ہے چنانچہ دہلی اور لکھنؤ اور بعض دیگر مقامات میں مشترکہ جلسے ہو چکے ہیں۔ اور لارڈ ممدوح کی توسیع میعاد کی درخواست کی گئی۔ پریس بھی اس آواز سے اتفاق کر رہا ہے۔ پس سلطنت برطانیہ کی وفادار رعایا ہونے۔ ہندوستان کی بہتری کا ہمیشہ خیال رکھنے اور تاج انگلستان کے ساتھ اسلام اور اسلامیوں کے مفاد کی وابستگی کا یقین کرنے کی وجہ سے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ حالات پیش آمدہ کو مدنظر رکھ کر لارڈ ہارڈنگ کی توسیع میعاد اب ایک امر ناگزیر ہے۔ جسکی طرف مسٹر ایسکوئتھ کی وزارت کی فوری توجہ درکار ہے۔ اور ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ اس معاملہ میں متفقہ آواز اٹھائیں۔ کیونکہ لارڈ ہارڈنگ ہندوستان کا ہمدرد اور مفید وجود ہے۔ اور سنت الٰہی ہے کہ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

پس ایسے مفید وجود کی توسیع میعاد ضروری اور ناگزیر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - اپریل ۱۹۱۵ء

لارڈ ہارڈنگ کی توسیع میعاد ضروری ہے!

ہندوستان کے عہدہ وائسرائیلٹی کو آج جو شخص زینت دے رہا ہے وہ، کے قصرِ حکومت میں آج جو وجود شہنشاہ انگلستان کی نیابت کے فرائض بجا لا رہا ہے وہ اپنی سیاسی قابلیت اپنی خداداد لیاقت اور اپنی ہردلعزیزی کے لئے اپنے جلیل القدر عہدے کی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہے۔ ہندوستان میں وائسرائے آئے اور بہت سے آئے۔ انہوں نے کام کیا۔ اور اپنے ملک و حکومت کی اغراض کو مدِنظر رکھ کر بہترین کام کیا۔ مگر اُن افسران عالی منصب کو ان حالات سے ہرگز سابقہ نہیں پڑا۔ جو آج اس منصب عُظمیٰ کے گرد وپیش نظر آتے ہیں۔

اگرچہ گنگا کے پانی آج بھی پہلے کی طرح متبرک خیال کیے جاتے ہیں۔ اور وہ اسی طرح اور اوسی طرف کو بہ رہے ہیں جس طرف پہلے ان کا رُخ تھا۔ اگرچہ ہمالیہ کے سر پر آج بھی اوسی طرح سفید برف کی اوڑھنی ہے جیسی کہ زمن سابقہ میں تھی تاہم یاد رکھنا چاہیئے کہ گنگا کے جاتری جس طرح اب پیدل چلنے کی بجائے لوہے کے گدھے پر سوار ہونے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح انکے دماغ بھی اب محض گنگا مائی کے اشنان اور کنبھ کے میلہ پر سادھوؤں کے درشن سے پاپ اوتار لینے کے خیالات پر قانع نہیں رہے بلکہ وہ خواہش کرنے لگے ہیں کہ گنگا مائی کے پوتر پانیوں کا کنارہ مقدس بھارت ماتا کی اونتی کے لئے تدابیر سوچنے کا بہترین مقام ہے۔ اور دیوتاؤں کے مسکن کیلاس پربت کے زائرین اب دنیا کے بلند ترین کوہسار کی بلندیوں پر محض اس لئے نہیں جاتے۔ کہ پانڈو کی طرح اندر انہیں سورگ لوگ میں پہنچا دینگے۔ بلکہ اب بہت سے برائے نام سوامی اور ستیاسی صرف اس لئے اس مقدس پہاڑ کی گپھاؤں میں اقامت گزین ہیں کہ کالی دیوی کے بھون پر بدیشی خون کی بھینٹ چڑھانے کا سامان تیار کریں۔

یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ہندوستان میں آج قومیت کا احساس ہے۔ حکومت خود مختاری کی مانگ ہے۔ تعلیم یافتہ گروہ آزادی کا خواہاں ہے۔ اور ان اغراض کے حصول کی خاطر جہاں اعتدال پسند گروہ پُرامن اور قانونی ذرائع استعمال کر رہا ہے۔ وہاں ملک کی بدقسمتی سے ایک انتہا پسند جماعت بھی پیدا ہو گئی ہے جو خونریزی اور بدامنی کو بھی جائز قرار دیتی ہے۔ اور اپنے افعال شنیعہ کو مذہب کا رنگ دیکر معمول سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ پس ایسے حالات کے وقت جو شخص حکومت ہند کے پیل تنومند کی گردن پر بیٹھتا ہے۔ اور سواری حکومت کو پُرخار اور گھنے جنگل میں سے صحیح سلامت گذار لیجانے کی اہلیت رکھتا ہے وہ اپنے زمانہ کا بہترین فرد اور پیل بانان سیاست میں سے قابل ترین فیل بان ہے۔ پھر ہم کہیں گے کہ جو ملاح تلاطم سمندر میں آبدوز کشتی کے تارپیڈو سے زخم خوردہ جہاز کو اپنی سعی بازو اور عالی حوصلگی سے ساحل سلامتی پر پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ وہ فرزندان سمندر میں معزز ترین وجود اور سطح سمندر پر بے دھڑک سفر کرنے والوں میں قابل رشک ملاح ہے۔ اب ہم بلا تامل اور پورے یقین سے ہندوستان کی سیاسی حالت۔ حکومت کے مشکلات اور لارڈ ہارڈنگ کی احسن تدابیر ملکی پر نظر غائر ڈالنے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ:۔

کشور ہند کا موجودہ وائسرائے

بحر سیاست کا بہترین تیراک اور جہاز حکومت کا قابل ترین ملاح ہے ہم کو علم ہے کہ میدان جنگ کے ناموروں میں آج ایک سے زیادہ ایسے وجود ہیں۔ جن پر انکے ممالک اور اقوام کو ناز ہے جرمنی اپنے ہنڈنبرگ اور کلک پر فخر کر رہا ہے۔ فرانس اپنے جوفرے کا مداح ہے اور روس اپنے نکولس پر نازاں ہے مگر اس علم کے ساتھ ہی ہم اس سے بھی ناواقف نہیں کہ جہاں ناموران میدان کارزار کی ذیل میں لارڈ کچنر اور جنرل جاف رے جیسے فرزندان برطانیہ کے قابل ستائش وجود ہیں وہاں شاہ جارج کو یہ بجا اور قابل رشک فخر حاصل ہے کہ انگلستان کے خیراتی سیاسی اور کارکنان سلطنت میں لارڈ ہارڈنگ جیسے مدبران امور ملک گیری بھی موجود ہیں جنکی نظیر دوسری سلطنتوں کے ارباب حل وعقد میں کم ہے۔ اگر کوئی برطانیہ کے اقبال۔ انگلستان کے عروج کا راز دریافت کرے تو ہم کہیں گے اس جزیرہ کی خوش قسمتی سے اس کو ہمیشہ نہایت اعلےٰ دماغ اور دل رکھنے والے ارباب سیاست ملتے رہے ہیں ان قابل عزت فرزندان برطانیہ کی یادگار لارڈ ہارڈنگ ہے۔ اگر ملکہ ایلزبتھ کے اراکین نے اپنے اموال و اوقات کی بیش بہا قربانی سے انگلستان کے ناموس کی حفاظت کی تھی۔ اور خدمت ملک کو اغراض ذاتی پر ترجیح دی تھی تو آج لارڈ ہارڈنگ نے اس مثال کو تازہ کر دیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ دہلی کے حادثہ نے اس نیک دل انسان کی صحت پر اثر کیا تھا۔ اور اسے جسمانی دکھ پہنچایا تھا کس کو علم نہیں کہ لیڈی ہارڈنگ اور آنریبل ڈائمنڈ ہارڈنگ کی دائمی جدائی سے وفادار میاں اور محبت کرنیوالے باپ کے قلب پر ناقابل برداشت صدمہ کا بوجھ پڑا ہے مگر باینہمہ یہ پوشیدہ امر نہیں کہ لارڈ ہارڈنگ نے حادثہ بم سے متاثر ہو کر اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور بیوی و بیٹے کے صدمات سے گھبرا کر اپنی ذمہ واری کے جوئے سے سبکدوش ہونے کی خواہش نہیں کی بلکہ لفٹننٹ ہارڈنگ کی موت کیطرف اشارہ کر کے بصرہ میں فرمایا:۔

"جو چیز میرے لئے محبوب ترین تھی۔ میں نے اُسے اپنے ملک اور بادشاہ کی نذر کر دیا ہے۔"

یہ ہیں لارڈ ہارڈنگ کے اوصاف ذاتی اور ان سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ انکے کارہائے نمایاں اور خدمتہائے ملکی جن پر بادشاہ جنہیر انگلستان جسقدر فخر کرے بجا ہے۔ اب اس نیک دل بیدار مغز حاکم ہندوستان کی میعاد عہدہ قریب الاختتام ہے ملک میں افواہیں مشہور ہیں کہ لارڈ کارمیکل گورنر بنگال آئندہ وائسرائے ہند ہونگے۔ اور دارالخلافہ پھر پنجاب سے بنگال کی طرف انتقال کر جائیگا۔ ہم کو اس خبر کے دیگر حصص کی صحت یا عدم صحت سے بحث نہیں البتہ اسقدر بات یقینی ہے کہ آئندہ نومبر میں لارڈ ہارڈنگ کی میعاد عہدہ ختم ہو جائیگی اور ہندوستان کسی دوسرے حاکم کے زیر نگین ہوگا۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ پر)

احباب کرام ۔ آج کے اخبار میں جو پراسپکٹس شائع کیا جاتا ہے۔ اسے غور سے پڑھیں۔ اور اپنے بچے مدرسہ احمدیہ میں بھیجیں۔
(ایڈیٹر)

مدرسہ احمدیّہ آپ کی توجّہ چاہتا ہے

احمد کے نام پر فدا ہونے والو! دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہدِ وفا باندھنے والو! ہاں احمد کے سبب احمدی کہلانے والے دوستو! ہمیں یقین ہے کہ آپ مسیح موعود کے جاری کردہ کاموں کو نہ صرف قائم و دائم دیکھنا چاہتے ہو۔ بلکہ آپکی خواہش ہے کہ وہ بارونق ہوں۔ دن دُگنی رات چوگنی ترقی کریں۔ اور خدا کے مسیح کی پاک بستی قادیان بہت جلد اس شوکت و عزت و شہرت کو حاصل کرے جو ازل سے اسکے لئے مقدر ہے۔

برادران! آپکی یہ خواہش ہاں پاک خواہش یقیناً قریب مستقبل میں کامیابی کا تاج زیب سر کرے گی اور قادیان کے مطلع پر انوار سے خورشید اسلام اپنی پوری ضیاء و روشنی کے ساتھ طلوع ہو کر تاریک دنیا کو احمدیت کی شعاعوں سے منور کریگا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ حضرت مالک الملک کارساز حقیقی نے تمام کاموں کے لئے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں اسلئے اس مقدس غرض کی تکمیل کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں حضرت احمد کی یادگار کے طور پر صدر انجمن احمدیہ نے

مدرسہ احمدیّہ

کھولا۔ گو بعض وجوہات سے سابقہ کارکنانِ انجمن اس طرف کافی توجّہ نہ کر سکے۔ اور مدرسہ احمدیہ کو سلسلہ عالیہ کے صیغہ ہائے کاروبار میں وہ اہمیت نہ دیجاتی تھی جسکا یہ مستحق تھا۔ لیکن اب وہ وقت چلا گیا۔ آسمان و زمین دوبارہ مسیح موعود کے زمانہ کا رنگ اختیار کر رہے ہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد دوبارہ زیادہ مضبوطی کے ساتھ پکڑا جا رہا ہے اسلئے ضرورت ہے کہ فدائیان احمد مدرسہ احمدیہ کیطرف بیش از بیش توجہ فرمائیں اور اس تعلیمگاہ کو وہی جگہ دیں جس کی یہ مستحق ہے اس درسگاہ کی اہمیت و عظمت کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہم صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر ۷۶ مجریہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء سے مفصلہ ذیل فقرات نقل کرتے ہیں۔

"چونکہ اس مدرسہ کی تحریک اولاً حضرت اقدس علیہ السلام نے ہی کی تھی۔ اس لئے اب یہ مدرسہ آپ ہی کی یادگار میں قائم ہوتا ہے۔ اس مدرسہ کی غرض احمدیہ علم کلام کا سکھانا۔ احمدی مبلغین و احمدی علماء کا پیدا کرنا ہے۔"

مدرسہ احمدیہ کی اس اہمیت اور عظمت کو دہرانے اور قوم کو اپنی واحد دینی درسگاہ کی طرف مناسب توجہ دلانیکے ساتھ ہی ہم اس امر کا ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ خوش قسمتی یا حسن اتفاق یا یوں کہو کہ منشاے الٰہی کے ماتحت یہ مدرسہ جو مقدس مسیح کی یادگار ہے ایسے وجودوں کی زیر نگرانی رہا ہے۔ جو خود اُس مقدس باپ کی مجسّم یادگار ہیں۔ اس فقرہ سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے سابقہ افسر حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی تھے۔ اور موجودہ افسر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہیں اور اس حسن اتفاق سے ہم یہ فال لیتے ہیں کہ ایکدن یہ درسگاہ ضرور بہت مفید پھل لائیگی اور یہاں سے مولنا عبدالکریم مولنا برہان الدین کے پایہ کے علماء پیدا ہونگے (انشاء اللہ تعالیٰ)

دیکھو خدا کے وعدے پورے ہو کر رہینگے آسمان کے مقرر کردہ کاموں کی کوئی طاقت نہیں جو روک سکے مگر مبارک ہے وہ جو ان کاموں کی انجام دہی میں حصہ لیتا ہے اور تکمیل میں کوشش کرتا ہے۔ اور خصوصاً ایسے وقت میں جب ابتلاؤ کا زمانہ ہو

مدرسہ احمدیہ

اسوقت ۲۱/۲ ہزار روپیہ کا مقروض ہے اور اس طرح خرچ ماہوار ایکہزار روپیہ ہے لیکن آمد بہت کم ہے اسلئے ہم احمدی قوم کو اپنے فرض کی طرف متوجہ کرنیکے لئے اسی اپیل کا اعادہ کرتے ہیں جو سابق افسر احمدیہ نے خلافت سے قبل قوم کیخدمت میں پیش کی تھی اور فرمایا تھا۔

"یہ مدرسہ . . . . ایک معمولی مکتب نہیں۔ عام درسگاہ نہیں۔ بلکہ حضرت خاتم الاولیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور آنحضرت کے ارشاد و منشاء کے ماتحت قائم شدہ تعلیمگاہ ہے۔ اسکی غرض علماء کا پیدا کرنا۔ مبلغین و واعظین کا تیار کرنا ہے۔ لیکن میں افسوس سے کہونگا کہ اس مدرسہ کی طرف آپکی وہ توجہ نہیں جسکا یہ مستحق ہے۔ اگر آپ احمد کے مقدس و مطہر نام کی یادگار مدرسہ احمدیہ کا خاص خیال رکھتے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ مدرسہ مقروض رہتا۔ میں آپ سے اپیل کرتا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد یاد دلا کر درخواست کرتا ہوں کہ اس خالص دینی مدرسہ کی امداد و اعانت پر کمربستہ ہو جاؤ۔ اور میرے افسوس کو مبدل بخوشی کرو۔ اور مالی امداد کے علاوہ لڑکے بھی بھیجو۔ میں دعا کرونگا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے مال اور اولاد میں برکت دے اور حسنات [illegible]"

[illegible] مرزا محمود احمد

ہم امید کرتے ہیں احمد و محمود کے نام سے انس رکھنے والے لوگ ضرور اس آواز پر لبیک کہینگے اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے ماتحت نہ صرف مال سے امداد کرینگے۔ بلکہ اپنے لخت جگروں کو بھی خدمت دین کے لئے وقف کرکے قادیان بھیجینگے

قواعد و ضوابط مدرسہ احمدیّہ

عملہ مدرسہ | صاحبزادہ مرزا بشیر احمد بی۔ اے پرنسپل مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مفسر قرآن و عالم حدیث و تجربہ کار فاضل ۔ اول مدرس دینیات۔ قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس فقہ ۔ مولوی غلام نبی صاحب تعلیمیافتہ مصر مدرس دوم دینیات ۔ قاری حافظ غلام یٰسین صاحب عالم قرأت مدرس قرأت۔ مولوی میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل ۔ مولوی محمد جی صاحب مولوی فاضل مدرس ادب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل انٹرینس مصر میں تعلیم پارہے ہیں۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب جونیر اینگلو ورنیکلر ٹرینڈ مدرس انگریزی ۱۳ سالہ تجربہ ۔ ماسٹر دین محمد انٹرنیس پیر مظہر قیوم صاحب اڈیشنل ٹیچر۔ مرزا برکت علی مدرس حساب جغرافیہ۔ منشی نعمت اللہ خان انور محرر مدرسہ و بورڈنگ

مذکورہ بالا اساتذہ کے علاوہ سید ولی اللہ شاہ بھی بیروت میں مصروف تعلیم ہیں۔ اور امید ہے کہ انکی خدمات سے مدرسہ احمدیہ مستفیض ہوگا۔

عام انتظام مدرسہ کا تمام انتظام ہائی سکولوں کی طرح ہے۔ طلباء کے بیٹھنے کے لئے امسال ڈسک مہیا کر دیئے گئے ہیں تمام کام ضابطہ تعلیم کے مطابق ہوتا ہے

بورڈنگ ہوس طلباء کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہوس مقرر ہے جس میں علاوہ چارپائیوں صندوقوں اور دیگر ضروریات متعلق آسائش بورڈران کے سردیوں میں مطالعہ کرنے کی خاطر گیس کے لیمپوں کا انتظام ہے

عملہ بورڈنگ ہوس مولانا سید سرور شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس ہیں اور انکی اعانت کے لئے عملہ مدرسہ میں سے دو ٹیوٹر مقرر ہیں۔ اور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تمام وقت کے لئے ہے عملہ بورڈنگ ہوس کا فرض ہے طلباء کی جسمانی۔ ذہنی اور اخلاقی تعلیم کی نگرانی کریں۔ بورڈروں کی صحت کی خبرگیری کے لئے انجمن کی طرف سے شفاخانہ ہے جہاں سے مفت دوائی ملتی ہے۔

ورزش جسمانی صحن مدرسہ میں دیسی کھیلیں کرنے کے علاوہ مدرسہ احمدیہ ہاکی و فٹبال کی ٹیمیں رکھتا ہے جو باہمی اور ہائی سکول کے ساتھ وقتاً فوقتاً میچ کرتی رہتی ہے۔

لائیبریری مدرسہ کے ساتھ ایک لائیبریری ہے جسمیں علاوہ مفید عربی انگریزی اور اردو کتب کے اخبارات بھی آتے ہیں۔

دیگر علمی اشغال مدرسہ اور بورڈنگ ہوس میں طلباء کی انجمنوں کے اجلاس ہفتہ وار اساتذہ کی زیر نگرانی میں ہوتے ہیں اور عربی۔ انگریزی و اردو میں تقاریر کیجاتی ہیں سالہوار جلسہ ہائے مناظرہ و مکالمہ منعقد کر کے تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔

اخراجات اس مدرسہ میں تعلیم مفت دیجاتی ہے بلکہ مستحق طلباء کو وظائف بھی ملتے ہیں۔ اہل ثروت طلباء سے علاوہ خرچ خوراک عہ فیس بورڈنگ ہوس بھی لیجاتی ہے۔ خرچ خوراک آجکل قحط کی وجہ سے کم زیادہ ہوتا رہتا ہے مگر اوسط خرچ صہ ماہوار ہے۔

مضامین اس مدرسہ میں مفصلہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے (۱) قرآن کریم (۲) تفسیر القرآن (۳) احادیث (۴) ادب عربی (۵) انگریزی (۶) فقہ و اصول (۷) منطق فلسفہ (۸) علم کلام مناظرہ (۹) تاریخ جغرافیہ (۱۰) حساب مساحت (۱۱) اردو۔ ان مضامین کی کتب مقرر کرتے وقت اس امر کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلباء کو جہاں دینیات سے بما حقہ واقفیت حاصل ہو۔ وہاں وہ عربی علم ادب میں مولوی فاضل تک انگریزی میں قریباً ہائی تک جغرافیہ و حساب میں مڈل تک کی قابلیت رکھتے ہوں۔

شرائط داخلہ اس مدرسہ کی جماعت اول میں داخل ہونے کے لئے ہر ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ پرائمری پاس ہو۔ جو طالبعلم پرائمری پاس نہ ہو۔ مگر اسقدر قابلیت رکھتا ہو۔ اسے داخلہ کا امتحان دینا پڑیگا۔ اور اگر قابل نہ ہوا جماعت خاص میں داخل کیا جائیگا۔

جماعت خاص میں داخل ہونے کے لئے مروجہ مدارس کی تیسری جماعت کا پاس کرنا یا اسکے برابر قابلیت رکھنا ضروری ہے

تاریخ داخلہ اس مدرسہ میں داخل ہونے والے تمام طلباء کو ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء تک اپنی درخواستیں دفتر مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھیجدینی چاہئیں۔

نواب محمد علیخان سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

دنیا میں ایک نبی آیا بعض لوگ یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں۔ کہ وہ الہام جو الفضل کے ٹائٹل پر ہے اسمیں ہمنے تحریف کی ہے یہ غلط ہے دیکھو ایک غلطی کا ازالہ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا اسکی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔

دوم۔ دیکھو مکتوب مندرجہ الحکم ۲۹ - ۱۷ اگست ۹۹ء اور جیسا کہ یہ الہام ہوا۔ دنیا میں ایک نبی آیا۔ مگر دنیا نے قبول نہ کیا۔

ایک ناصر دین لڑکے کی پیشگوئی

۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کو ایک خط حضرت صاحبزادہ صاحب نے منشی فخر الدین صاحب ملتانی کو لکھا۔ جس کے بعض فقرات کا فوٹو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے تا ہمارا اس خدا پر ایمان بڑھے جو اپنے بندے محمود کو امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے اس خط کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرزند ارجمند بخشا جس کا نام ناصر احمد ہے۔ سلمہ اللہ الاحد

Qadian
26th Sep: 1909.

السلام علیکم .... مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا ....

والسلام
خاکسار
مرزا محمود احمد

پردہ اٹھ گیا

فانقلب علی عقبیہ

"مولوی محمد علی صاحب نے بہت سے ایچ پیچ کے بعد کبھی حضرت خلیفہ اول کی بیعت کو صوفیانہ کبھی تمام جماعت کا اجماع کبھی بوجہ جمہوریت قرار دیکر یہ لکھا کہ ہم چھ سالہ عمل کو قربان کرتے ہیں یعنے ہم اتنی مدت گمراہ رہے اور بیعت ہماری غلطی تھی۔ اب جزوی ظلی بروزی کی قیود کے بعد صاف صاف لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کو ماننا اسلام کی بیخکنی ہے۔"

میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخکنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر ہم آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور ہم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو۔

(نقل مطابق اصل خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب مندرجہ پیغام ۶ اپریل ۱۵ء)

مسیح موعود کیا فرماتے ہیں؟

(۱) یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین × × × اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ آپ خاتم ہیں آپ کی مہر نبوت کا سلسلہ چلتا ہے ہم خود بخود نہیں بنگئے خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق بنایا (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

۲ ــ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے (حقیقۃ الوحی ص۶۸)

۳ ــ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں (غلطی کا ازالہ صفحہ ۷)

۴ ــ جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اسپر قائم ہوں اسوقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں (آخری مکتوب)

۵ ــ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۶ ــ آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت کی وجہ سے ہزارہا اولیاء

ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی (اگر اسکے معنے جزوی تھے تو ایسے جزوی تو دوسرے اولیاء بھی تھے پھر ایک کی قید کیسی) (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

۷ ــ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یہ آیت آخری زمانے میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت پیشگوئی ہے (حقیقۃ الوحی)

۸ ــ ہمارا نبی صلعم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے (براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۸۸)

۹ ــ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا بغیر شریعت کے آسکتا ہے (تجلیات)

(۱۰) مولوی محمد علی صاحب اسپر ہنسی اڑاتے ہیں۔

۱ ــ ایک عجیب بات کہی ہے کہ کثرت امور غیبیہ کا نام نبوت ہے × × فرض کرو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سو الہامات ہونے پر کوئی شخص نبی بنجاتا ہو اور اس سے کم الہامات پر ولی۔ اب اسکے لازماً دو نتیجے ہونگے۔ اول تو یہ کہ کوئی نبی شروع میں ابھی نبی نہ تھا × × دوسرے یہ کہ کوئی ولی ہی نہیں ہو سکتا × × یا تو یہ بتانا چاہیئے کہ جب وقت اسکے الہامات کی تعداد مثلاً ۹۹ تک پہنچ جائے تو پھر اسکے لئے کونسی راہ کھلی ہے یا تو آگے الہام کا دروازہ اسپر بند ہو جانا چاہیئے یا خدا تعالیٰ اسے اٹھالے × × × اگر اسکے الہامات بھی زیادہ ہوتے چلے جائیں تو اس سے مصیبت پڑتی ہے اس صورت میں انکو بھی نبی کہنا چاہیئے اور یا پھر مرزا صاحب نبی نہیں بنتے۔

(مولوی محمد علی صاحب پیغام ۱۵ اپریل ۱۵ء)

(۲) مسیح موعود کیا فرماتے ہیں

(۱) جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے (حقیقۃ الوحی)

۲ ــ خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات مخاطبات کا نام اسنے نبوت رکھا ہے (چشمہ معرفت)

۳ ــ نبی اسکو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ (چشمہ معرفت)

مسافر آگرہ کا چیلنج منظور

۲ اپریل کے مسافر آگرہ میں یہ چیلنج چھپا ہے کہ اہلحدیث و الفضل کے قائمقاموں کے مابین جب مباحثہ ہو جائے تو غالب فریق مسافر آگرہ کے قائمقام سے اس امر پر مباحثہ کرے کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ملہم تھے یا نہیں۔ اور یہ کہ وہ لمبے چوڑے شرائط کی الجھنوں میں نہیں پڑنا چاہتے صرف حفظ امن کی ذمہ داری ہمارے ذمے ڈالتے ہیں پھر یہ بھی لکھا ہے کہ دونو فریق کنبھ کے میلہ پر ۵ اپریل ہردوار پہنچ جائیں اور آپس میں بحث کر کے ایک ہفتہ ہمارے ساتھ بھی مباحثہ کریں جواباً عرض ہے کہ اگر مسافر آگرہ فی الواقعہ مرد میدان ہے تو غالب مغلوب کی آڑ میں کیوں پناہ لیتا ہے ہمارے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان بحث ہو یا نہ ہو۔ کوئی غالب ہو یا مغلوب آپکو اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ ہمارے درمیان مباحثہ حضرت محمد مصطفےٰ کے اپنے دعویٰ الہام میں صادق ہونے پر نہیں۔ پس آپ ہمت و جرأت سے کام لیں۔ ہم آپکا چیلنج بڑی خوشی سے منظور کرتے ہیں۔

اگر آپ لاہور میں بحث چاہتے ہیں تو مکان و حفظ امن اور اجازت سرکاری کا انتظام فریقین کے ذمے ہے لاہور میں آپکے ہمخیال احمدیوں سے زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ پس امن کی ذمہ واری صرف ہمپر کیوں ہو اس میں اگر کچھ تامل ہے تو ہم ایک آسان تجویز پیش کرتے ہیں آپکی منظوری آنے پر ہم حضرت محمد مصطفےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ملہم صادق کے دلائل الفضل میں چھاپ دینگے۔ ان دلائل کو مسافر آگرہ میں تمام درج کر کے ساتھ ہی جواب لکھدیں پھر ہم آپکا جواب مع جواب الجواب کے الفضل میں چھاپ دینگے۔ جو آپکو بھی چھاپنا ہوگا۔ پس پھر مباحثہ ختم ہو جائیگا اور پبلک خود فیصلہ کریگی اسمیں نہ حفظ امن کی ذمہ واری کی ضرورت ہے نہ کسی مکان وغیرہ کے بندوبست کی از روئے امن مناظرہ کا یہ بہت اچھا طریق ہے۔ اگر آپ پسند کریں فریقین اس بات کے پابند ہیں کہ انکی تحریر تہذیب و پریس ایکٹ کے قواعد کے خلاف نہ ہو اور تین پریذیڈنٹ پہلے مقرر ہونے چاہئیں اگر کسی فریق کو دوسرے فریق کی تحریر پر اعتراض ہوگا کہ اس میں سخت کلامی ہے یا تہذیب و قانون کے رو سے ناقابل طبع ہے تو معاملہ ان پریذیڈنٹوں کے سامنے پیش ہوگا اور ان کی کثرت رائے سے وہ الفاظ کٹوا دیئے جائینگے اور بعد اسکے مضمون شایع ہوگا یہ شرط ضروری ہے کیونکہ مسافر آگرہ کی عادت سخت کلامی کی ہے۔ اور دعویٰ و دلیل اپنی اپنی مسلمہ الہامی کتب سے پیش کرنا ہوگا۔ مسافر آگرہ میں اگر کچھ ہمت و جرأت اور اپنے قول کا پاس ہے تو وہ انکار نہ کرے (ایڈیٹر الفضل)

مجھے لکھنے کو کہتے ہیں لکھوں کیا
جو ظاہر ہو رہا ہے میں کہوں کیا

جو کچھ لکھوایا وہ خدا نے لکھوایا۔ اسکے جواب میں ایک کسی نے کیا لکھنا ہے قلمیں ٹوٹ گئیں دل بیٹھ گئے۔ باقی صرف حرکات مذبوحی ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ حقیقۃ النبوۃ میں جو انکشاف ہوا ہے اور جس مقام پر حضرت جری اللہ کی نبوت ثابت ہو گئی ہے۔ اگر اب بھی کسی کا دل نہ مانے تو یہ دیدہ دلیری ہے۔ بہت سے سعادتمند سرنگون ہو گئے ہیں ورنہ تو اند پسر تمام کند کی ضرب المثل زندہ ہو گئی۔ اور پسر شس یادگار مے بینم کی پیشگوئی نے ظہور کیا۔ حضرت محمود کا قلم سلطان القلم کا ظل ہے۔ میرے دل میں جو سرور ہے قلم اسکے اظہار سے عاجز و معذور ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ چاروں طرف سے حقیقۃ النبوۃ کا نور درخشاں ہو رہا ہے اور مخلصین کے چہرے اس نور میں چمک رہے ہیں۔ وجوہ مسودہ ہونگے مگر ہمارا ید بیضا انکے چہروں سے کالک کا دھبہ دھونے کو آگے بڑھا ہے۔ کاش وہ اس پیارے نورانی ہاتھ کو اپنی سر آنکھوں پر رکھ لیتے تو ان کو چار چاند لگ جاتے اور جماعت احمدیہ کے سردار کا ظل ان صورتوں پر عکس افگن ہوتا۔ جہان دیکھتا کہ وہ کیا ہیں مگر افسوس انھوں نے اقرار کرتے ہوئے انکار کیا۔ اور مانتے ہوئے نہ مانا اور سمجھتے ہوئے نہ سمجھا۔ کیا میں پردہ اٹھا دوں اور صاف کہدوں کہ انھوں نے کیوں ایسا کیا ہے تعجب! میرے منہ سے سوائے دعا کے کیا نکل سکتا ہے اے خدا۔ اے بھولے ہوؤں کے رہنما جب تو نے محمود کو ایک مقام دیا ہے تو اس مقام کو دکھلا۔ اور وا نادانوں کو بتلا کہ وہ کس مقام سے دور ہوتے ہیں اور کیوں دور ہوتے ہیں وہ روح جسکی کشش سے وہ جذب ہوئے تھے ان سے علیحدہ ہو گئی ہے انکے دل دل نہیں ہے وہ کیا کہتے ہیں اور محمود کیا کہتا ہے وہ بیزار ہوتے ہیں اور وہ انکی دلداری کرتا ہے وہ بدکتے ہیں اور وہ ان کو ٹھیراتا ہے وہ بھاگتے ہیں اور وہ انھیں پکڑتا ہے وہ دعاؤں میں دلسوزی سے مصروف ہے اور سب خادموں کو مصروف رہنے کی تاکید کرتا ہے وہ مایوس نہیں ہوتا وہ بار بار امید دلاتا ہے اس کا قلب رحمت کا چشمہ ہے وہ خدا جانے اس کے کس وقت اور زمانہ کو یاد کرتے ہیں ان کو دکھلا کہ اب وہ کیسا ہے وہ جواب تیری کنار عاطفت میں آپڑا ہے اب کوئی اس کو تیری گود سے دور نہیں کر سکتا وہ جسے کہنے والے بچہ بچہ کہتے ہیں اس بچہ کو اپنی قدرت سے بچا وہ نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھتے کہ وہ بچہ تیری عشق و محبت میں بوڑھا ہو گیا ہے تیری قدرت نے اسے اٹھایا ہے جو تو نے میرے دل میں پرتو ڈالا ہے وہ انکے دل میں ڈال جنکے دل کبھی احساس محبت رکھتے تھے وہ کیوں اوپرے ہو گئے ہیں محمود سے کیوں ہٹتے ہیں ایکاش وہ قادیانی محمود کے اجلاسوں کو دیکھیں تو ان کو اپنے پیارے سردار مرحوم کی یاد آجائے جس دروازہ میں سرنگوں آنے سے پہلے ان کو خدا نے بلندی بخشی اب وہ دروازہ ویسا ہی کھلا ہے وہ تنگ نہیں ہوا۔ ہاں وہ تنگ نہوں۔ لا۔ لا۔ انکو لا۔ اور اپنے محمود کا جمال دکھلا میں عرض کرتا ہوں۔ بار بار عرض کرتا ہوں تو خوب جانتا ہے تو علیم ہے کہ میں تیری درگاہ میں کس طرح دعا کرتا ہوں ہم دعاؤں سے نہ تھکیں۔ ہاں ان کو مخالفت سے تھکا وہ کیوں کبیدہ خاطر ہیں وہ چیں بجبیں نہوں ہنستے ہوئے آئیں خوشی سے آئیں۔ آئیں۔ آئیں تیرے محمود سے ہاتھ ملائیں۔ بیشک مسیح کا لخت جگر تیرا محمود ہے ہاں میرا بھی محمود ہے ہاں قوم کا بھی محمود ہے کیا میں مجنون ہوں کیا میں سودائی ہوں شائد انکے خیال میں ایسا ہی آئے مگر محمود کی محبت میں جس طرح تو نے اسکو مجھے دکھلایا ہے ان کو بھی دکھلا۔ عفو فرما۔ ضرور فرما۔ پیارے ہم معاف کرتے ہیں کہ عفو میں لذت ہے یہ سن قدرت ثانی کا ظہور سن۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تو نے مجھے رؤیا میں پیار کیا ہے اور تیرے بہت ہی کمال شان میں دیکھا ہے تو مسیح موعود کے پہلو میں ہے۔ تیرے تجھ کو اس کے پاس کرسی پر ایک عجیب شان میں دیکھا ہے تو اسوقت آفتاب نظر آیا تیری شعاعیں میری آنکھوں کو اب تک ماند کر رہی ہیں میری حیرانی نے مجھ کو کہیں پہنچا دیا ہے۔ اے مسیح موعود کے باثمر نونہال تو پھل اور پھول۔ تیرا سایہ دراز ہو۔ تیری برکتیں عالمگیر ہوں۔ تیری جگہ دلوں میں ہو۔ وہ جو تجھ سے ہیں وہ تجھ سے ہیں تیرے قلب کے انوار انکے لئے چراغ ہدایت ہیں۔ میں بڑھ گیا۔ ہاں بڑھ گیا۔ کہدو حامد بڑھ گیا بیشک حد سے بڑھ گیا مگر کس کے لئے پیارے مسیح کے لئے اسکے لئے جو اس کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اسکے لئے جسکے لئے مسیح موعود کی دعائیں رب العرش تک پہنچ چکی ہیں سنو! سنو! سچ کہتا ہوں۔ یہی حق ہے۔ الحق یعلوا ولا یعلیٰ۔ حق غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

اچھا پھر سہی۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا +

خاکسار میر حامد سیالکوٹی

ضرورت ہے

۸ بیلداروں کی باغ کے لئے۔ بیلدار مضبوط اور دیانتدار اور چست ہوں تنخواہ فی ۸ سے ۱۲ تک

ایک باغبان کی جو خود ہاتھ سے کام کرے تنخواہ ۱۰ سے ۱۵ +

دو سائیسوں کی (پوربئے ہوں تو اور بہتر) تنخواہ فی ۱۰

ایک نائب پیروکار کی جو مال کے کام سے قانون سے واقف ہو۔ ایجنٹ کسی وکیل کا رہ چکا ہو یا ہوشیار عرضی نویس وغیرہ ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ +

ایک زمیندار پٹواری ہوشیار کی جو مال کے کام سے واقف ہو خط عمدہ ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۱۰ سے ۱۵

کل درخواستیں میرے پاس ۱۵ اپریل سنہ ۱۵ء تک پہنچ جانی چاہیئیں +

راقم حکیم محمد زمان۔ ملازم خان صاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان۔ ضلع گورداسپور +

نظمین براہین

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی دونوں نظموں کو علیحدہ بصورت رسالہ بغرض تبلیغ چھاپ کر شائع کیا ہے ۲ روپیہ کے ۲۰ رسالے فی رسالہ ۱ ر محمد یمین تاجر کتب قادیان

اسلامی طریق عبادت

جزیرہ جمیکا (امریکہ) کا مشہور اخبار جمیکا ٹائمز مفصلہ ذیل ریویو کرتا ہے۔ ۳۰ جنوری کی اشاعت میں حضرت خلافت مآب کے رسالہ نماز پر اسلامی طریق عبادت نام ایک چھوٹا سا رسالہ ہمارے پاس بغرض ریویو پہنچا ہے۔ یہ رسالہ قادیان ملک پنجاب ہندوستان سے شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس رسالہ کی چھپائی اور ظاہری شکل تو اچھی نہیں مگر یہ معمولی سے زیادہ دلچسپ ہے۔ یہ چھوٹا مگر مفید رسالہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تصنیف کردہ ہے اور اسکی غرض یہ ہے کہ اسلامی طریق عبادت کو لوگوں کے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے جس طرح کہ سچے مسلمان اسپر ایمان رکھتے ہیں اور مصنف کا منشا ہے کہ ظاہری رسوم و اشکال کے پیچھے جو حقیقت کا نور ہے اسپر سے بھی پردہ اٹھا دیا جائے چنانچہ ان کے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"یہ چھوٹا سا رسالہ مغربی دنیا کے ان فہیم اور راستی پسند لوگوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ جو اب یہ سمجھ گئے ہیں کہ اسلام کے متعلق ان کے معلومات مسیحی مشنریوں کے پُر تعصب بیانات پر مبنی ہیں۔ میں ایسے دانشمند لوگوں کو اسلام کے سب سے رکن یعنی نماز یا عبادت سے واقف کرنا چاہتا ہوں"۔

اس رسالہ کا مصنف روحانی آدمی معلوم ہوتا ہے اور اسکی تصنیف سے اگرہم ذہنی موافقت نہ بھی کریں تاہم ہمارا فرض ہے کہ مصنف کے قابل تعریف کلام کی داد ضرور دیں۔ قابل مصنف تحریر فرماتے ہیں:-

"نماز کی اوّلین غرض کہ حضرت احدیت مآب کی بارگاہ میں اظہار شکر کیا جائے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ اسکے ذریعہ گناہوں اور فواحش سے بریت حاصل کی جائے۔ اسلام کے رو سے مذہب کی تعریف ہی یہ ہے کہ خدا تعالٰے اور مخلوق خدا کے تعلقات کو مضبوط اور روبہ ترقی کرے"۔ لائق مصنف ہر مقام پر قرآن کی آیات سے استدلال کرتا ہے پہلے عربی عبارت نقل کی جاتی ہے اور بعد ازاں اس کا انگریزی میں ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ نماز کی مختلف حالتوں کی تشریح کی گئی ہے اور ان کے صحیح ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے "چونکہ دین اسلام انسانی فطرت کے خالق کیطرف سے نازل ہوا ہے اور تمام اقوام و تمام ممالک کے لئے اسکی تعلیم یکساں ہے اس لئے اس مذہب کی نماز میں وہ تمام طریق داخل ہیں جو مختلف اقوام و مختلف ممالک میں اظہارِ ادب و عبودیت کے لئے رائج ہیں۔ اس طرح اسلام کا پیرو اپنی نماز میں ہر ملک و قوم کے اندر حقیقی طور پر نماز ادا کر سکتا اور خدا تعالٰے کے سامنے اظہار عبودیت و ادب کر سکتا ہے"۔

نماز کے اندر نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ دعا کرنا اور خدا تعالٰے کے اوصاف پر غور کرکے اس سے مدد چاہنا ایک ضروری امر ہے۔

سب سے پہلے وضو کیا جاتا ہے جس میں کلائی تک ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ حلق میں تین دفعہ پانی ڈال کر غرارہ کیا جاتا ہے۔ پھر تین دفعہ نتھنوں کو پانی سے صاف کیا جاتا ہے۔ منہ دھویا جاتا ہے۔ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اور کچھ اور وضو کے باقی حصے ہیں وہ بھی کئے جاتے ہیں اس کے بعد مسلمان کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ مصنف نے نماز کی تمام حالتوں کی اصل غرض کو فصاحت سے بیان کیا ہے۔ نمازیں پانچ ہیں"۔

مدرسہ احمدیہ کے طلبائ کو مفید نصائح

ماسٹر عبدالرحیم صاحب ایک فرض شناس استاد ہیں انھوں نے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو بتقریب تعطیلات پانزدہ روزہ یہ نصائح کیں۔ (ایڈیٹر)

"میں تمھیں چند نصائح بحیثیت استاد اور سپرنٹنڈنٹ ہونے کے کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ جہاں گورنمنٹ کے برخلاف کوئی بات یا تذکرہ سنو۔ تو اوّل اس کے جواب دینے اور رفع کرنیکی کوشش کرو۔ ورنہ وہاں سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہماری گورنمنٹ کے لئے دعا کی ہے۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ تمہارا مدرسہ حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ مدرسہ ہے سو میں تمھیں اس بات کی ترغیب دیتا ہوں کہ تم جا کر اس مدرسہ کے لئے چندہ دہولا کرنے میں کوشاں رہو۔ اور اس کے ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی چندہ دینے کے لئے ترغیب دو۔ اور اس شخص کیطرح نہ جاؤ جو کہ تہجد کے لئے اٹھتا ہے اور صبح کی نماز سے محروم رہ جاتا ہے۔

تیسری نصیحت یہ ہے کہ تم اپنا نمونہ لوگوں کو دکھاؤ جب تک خود نمونہ نہیں دکھاؤ گے تب تک تم کامیاب نہیں ہو گے۔ کیونکہ اسلام کی دوسرے مذاہب پر یہ فضیلت ہے کہ یہ اپنا نیک نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور نمازوں کے باقاعدہ ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرنا۔

چوتھی نصیحت۔ تمہاری اصل غرض اس مدرسہ میں ہے سچ کی تبلیغ کرنا ہے اس لئے تم جہاں کہیں جاؤ۔ ضرور تبلیغ کرنیکی کوشش کرو۔ اور تمہارا کام صرف حق کو پہنچا دینا ہے آگے چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔ اگر کوئی گالیاں دے تو چپ کر کے گالیاں سنو۔ اس میں بھی ثواب ہے اور ان کو بتاؤ کہ آجکل مسیح موعودؑ کی بڑی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس بات سے بھی ان کو آگاہ کر دو۔ کہ آجکل جو لڑائی ہو رہی ہے یہ بھی مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جیسا کہ آپ نے جنگی جہازوں کے متعلق فرمایا ہے کہ

ع کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں۔ اور

حضرت میاں صاحب کا خلیفہ ہونا بھی مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہے۔ اور آجکل جو طاعون پڑ رہی ہے یہ بھی آپ کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے اور خلافت کے متعلق اگر کوئی سوال کرے تو اس کو خوب سمجھاؤ۔ اور یہ بتا دو کہ مسیح موعود نے جو پیشگوئی کی تھی کہ وہ جلد بڑھے گا اور اولوالعزم ہوگا وہ ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہے"۔

محبانِ الفضل

السلام علیکم۔ الفضل کی خریداری کیلئے خاص کوشش فرماویں۔ الفضل کے اخراجات کو پورا کرنیکے لئے اڑھائی ہزار خریدار کی ضرورت ہے اسوقت تقریباً ہزار ہے لہذا ابھی خاص کوشش درکار ہے۔ اگر الفضل کا ہر ایک خریدار دو اور خریدار دینے کا مصمم ارادہ کرے تو یہ بوجھ بہت جلد بٹ سکتا ہے۔ مجھے امید قوی ہے کہ ناظرین الفضل میری التماس پر غور کرینگے والسلام

منیجر الفضل